سوال

(348)تین طلاقوں کے بعد رجوع ممکن نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون کو اس کے خاوند نے نکاح کے تین ماہ بعد جولائی ۱۹۸۰ ء میں طلاق دیدی، پھر رجوع کر لیا۔ اس کے سات سال بعد۱۹۸۷ء میں پھر طلاق دی، رشتہ داروں کی مداخلت سے میاں بیوی کے درمیان صلح ہوگئی۔ بعدازاں مارچ ۲۰۰۲ء میں رشتہ داروں کی موجودگی میں تیسری طلاق دے ڈالی۔ لیکن جب اس سے رابطہ کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں نے صرف دوطلاقیں دی ہیں وہ تیسری طلاق سے انکار کرتا ہے جبکہ خاتون اور دیگر رشتہ دار کہتے ہیں کہ اس نے تیسری دفعہ طلاق بھی دیدی ہے اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ خاوند کے کہنے پر دوطلاقیں ہوں گی یا بیوی کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے تین طلاق شمار کی جائیں گی، نیز اگر تین طلاقیں ہیں تو کیا خاوند حق مہر واپس لینے کا مجاز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ خاوند نے وقفہ وقفہ سے تین طلاقیں دے کر، طلاق کا نصاب پورا کر دیا ہے اب صلح یا رجوع کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پہلی یا دوسری طلاق کے بعد خاوند کو رجوع کا حق ہوتا ہے جو اس نے استعمال کر لیا ہے لیکن صورت مسئولہ میں خاوند کہتا ہے کہ میں نے باضابطہ طور پر صرف دوطلاقیں دی ہیں جبکہ بیوی کا دعویٰ ہے کہ خاوند نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں اور اس پر گواہ بھی موجود ہیں۔ ایسی صورت حال کے پیش نظر عورت کی بات کو تسلیم کیا جائے گا اور متنازعہ طلاق کو طلاق ہی شمار کرنا مناسب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر عورت اپنے خاوند کی طرف سے طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور اس پر ایک عادل گواہ پیش کرتی ہے تو ایسی صورت حال میں خاوند سے حلف لیا جائے گا۔ اگر وہ حلف دے کہ اس نے طلاق نہیں دی تو اس سے گواہ کی گواہی جھوٹی قرار پائے گی اور اگر خاوند قسم دینے سے انکار کر دے تو اس کے انکار کو دوسرے گواہ کے قائم مقام قرار دے کر طلاق کو نافذ کر دیا جائے گا۔'' [سنن ابن ماجہ، الطلاق: ۲۰۳۸]

اس حدیث کے متعلق امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے کہ ''خاوند اگر طلاق کا انکار کرے تو کیا کیا جائے؟'' صورت مسئولہ میں اگر ایک گواہ ہوتا تو خاوند کے حلف پر فیصلہ کیا جاسکتا تھا لیکن اس سوال میں دو تین گواہوں کے دستخط ثبت ہیں کہ خاوند نے تیسری طلاق بھی دے ڈالی ہے ایسے حالات میں اگر گواہ عادل ہیں تو تیسری طلاق واقع ہو چکی ہے اور خاوند کو رجوع کرنے کا حق نہیں ہے اور نہ ہی رشتہ داروں کی صلح سے معاملہ حل ہوسکے گا کیونکہ تیسری طلاق کے بعد خاوند صلح، یعنی رجوع کے حق سے محروم ہو جاتا ہے اس موقف کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بہت وضاحت کے ساتھ اختیار کیا ہے۔ [زادالمعاد، ص: ۲۸۲، ج۵]

اس تیسری طلاق کے بعد بیوی کے درمیان مستقل جدائی ہوجاتی ہے۔ عام حالات میں ان کا آپس میں نکاح بھی نہیں ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں خاوند کو اپنا حق مہر واپس لینے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ حق مہر صرف خلع کی صورت میں واپس لیا جاسکتا ہے جبکہ مذکورہ صورت میں ایسا نہیں ہے، بلکہ خاوند نے خود اپنے ارادہ سے تین طلاق دی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:2 صفحہ:360